Cambridge Assessment International Education

Example Candidate Responses

Cambridge O Level

First Language Urdu 3247

For examination from 2017

Version 2

Cambridge Pathway

https://xtremepape.rs/

These Example Candidate Responses have been updated for branding and weblinks.

There have been no other significant revisions to content.

Past examination paper references may no longer be available online.

In order to help us develop the highest quality resources, we are undertaking a continuous programme of review; not only to measure the success of our resources but also to highlight areas for improvement and to identify new development needs.

We invite you to complete our survey by visiting the website below. Your comments on the quality and relevance of our resources are very important to us.

www.surveymonkey.co.uk/r/GL6ZNJB

Would you like to become a Cambridge International consultant and help us develop support materials?

Please follow the link below to register your interest.

www.cambridgeinternational.org/cambridge-for/teachers/teacherconsultants/

Copyright © UCLES November 2019
Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.

UCLES retains the copyright on all its publications. Registered Centres are permitted to copy material from this booklet for their own internal use. However, we cannot give permission to Centres to photocopy any material that is acknowledged to a third party, even for internal use within a Centre.

https://xtremepape.rs/

Contents

Introduction 2

Assessment at a glance 3

Paper 1 – Reading and writing 4

Paper 2 – Texts 35

https://xtremepape.rs/

Introduction

The main aim of this booklet is to exemplify standards for those teaching Cambridge O Level First Language Urdu (3247), and to show how different levels of candidates' performance (high, middle and low) relate to the subject's curriculum and assessment objectives.

In this booklet candidate responses have been chosen to exemplify a range of answers. Each response is accompanied by a brief commentary explaining the strengths and weaknesses of the answers.

For ease of reference the following format for each component has been adopted:

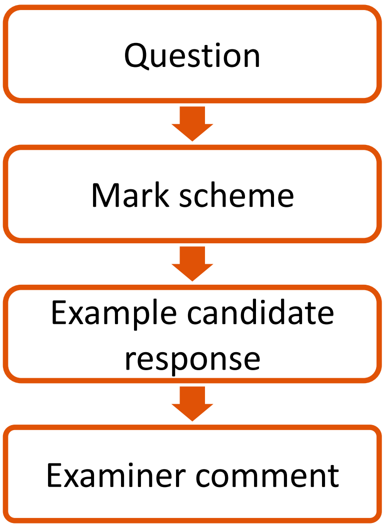

Each question is followed by an extract of the mark scheme used by examiners. This, in turn, is followed by examples of marked candidate responses, each with an examiner comment on performance. Comments are given to indicate where and why marks were awarded, and how additional marks could have been obtained. In this way, it is possible to understand what candidates have done to gain their mark and what they still have to do to improve.

This document illustrates the standard of candidate work for those parts of the assessment which help teachers assess what is required to achieve marks beyond what should be clear from the mark scheme. Some question types where the answer is clear from the mark scheme, such as short answers and multiple choice, have therefore been omitted.

Past papers, Examiner Reports and other teacher support materials are available on the School Support Hub at **www.cambridgeinternational.org/support**

https://xtremepape.rs/

Assessment at a glance

Candidates take two papers and all questions are to be answered in Urdu.

Components	Weighting
Paper 1 Reading and Writing **1 hour 30 minutes** This paper has two parts. Candidates answer all questions in Part 1 Reading and one question in Part 2 Writing. 50 marks Externally assessed	50%
Paper 2 Texts **2 hours** This paper has three parts: Part 1 Unseen Passage, Part 2 Poetry and Part 3 Prose. Candidates answer one question from each part. 50 marks Externally assessed	50%

Teachers are reminded that the latest syllabus is available on our public website at **www.cambridgeinternational.org** and the School Support Hub at **www.cambridgeinternational.org/support**

https://xtremepape.rs/

Paper 1 – Reading and writing

Part 1 Reading

Part 1 Reading

سوال نمبر 1 مندرجہ ذیل عبارت پڑھنے کے بعد دیئے گئے سوالات کے جوابات عبارت کے مطابق جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

مُشترکہ خاندانی نظام جو زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے جس میں بڑے بزرگ اور اُن کی اولادیں مل جُل کر رہا کرتے تھے۔بزرگوں کی عزت واحترام کو سامنے رکھتے ہوئے خاندانی معاملات اور اُن کے طے کیے ہوئے فیصلوں کو ہر کوئی بلا جھجک قبول کرلیا کرتا تھا۔رشتوں کا احترام اور اقدار کی پاس داری کی جاتی تھی۔ہر کوئی ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں برابر کا شریک ہوا کرتا تھا۔وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ نمودونمائش اور دولت کمانے کی دوڑ میں اضافے سے مُشترکہ خاندانی نظام میں کمی ہونے لگی ہے۔اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مُشترکہ خاندانی نظام میں حصول دولت کی اہمیت نہیں ہے بلکہ دولت کمانا ہر شخص کا بنیادی حق ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کو پُرسکون بنا سکے اور زمانے کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکے۔

دورِ حاضر میں اگر ایک گھر میں تین بھائی اپنے والدین اور بیوی بچوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں اور اُن کی آمدنی میں نمایاں فرق ہے تو ایسے گھر میں کم آمدنی والے افراد احساس کمتری اور زیادہ آمدنی والے احساس برتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔دولت کے اس فرق کی وجہ سے بھائیوں کے بیوی بچوں میں حسد اور تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونے لگتی ہے۔والدین کے رویے میں تبدیلی آنا شروع ہو جاتی ہے۔زیادہ کمانے والوں کا رہن سہن اور طرزِ زندگی بہتر ہونے کی وجہ سے کم آمدنی والے نفسیاتی مسائل میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا باتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے اگر عملی طور پر سوچا جائے تو گھروں میں ایک ایسا وقت آجاتا ہے جب سب کا مل جُل کر رہنا ممکن نہیں رہتا۔کم آمدنی والے والدین کے بچے چوریاں کرنے، جھوٹ بولنے اور منشیات کے استعمال جیسی بُری عادات میں مُبتلا ہو سکتے ہیں۔

ان تمام معاملات کا بہترین حل یہ ہے کہ حالات خراب ہونے سے پہلے ایسا فیصلہ کرلیا جائے جو کہ خاندان کے تمام افراد کے حق میں بہتر ہو۔لوگوں کو اُن کی مرضی کے خلاف ایک ساتھ رہنے کی بجائے الگ الگ گھروں میں مُنتقل کر دیا جائے تاکہ اُن کے درمیان محبت قائم رہے اور حسد جیسے جذبات پیدا نہ ہوں اور سب اپنی آمدنی کے مطابق ہنسی خوشی زندگی بسر کرسکیں۔

https://xtremepape.rs/

Part 1 Reading, continued

(i) مُصنف کے مطابق مُشترکہ خاندانی نظام سے کیا مُراد ہے؟(ایک مارک)

[1] ....

(ii) مُشترکہ خاندانی نظام کے کیا فائدے ہیں؟ عبارت کے مطابق چار باتیں لکھیے۔

....

....

....

[4] ....

(iii) مُصنف کے مطابق موجودہ دور میں مُشترکہ خاندانی نظام میں کیوں کمی ہو رہی ہے؟ دو وجوہات لکھیے۔

....

[2] ....

(iv) دولت کمانا ہر شخص کا بُنیادی حق ہے۔ عبارت کے مطابق اس کی کیا وجوہات ہیں۔ دو باتیں لکھیے۔

....

[2] ....

(v) مُشترکہ خاندانی نظام میں افراد کی آمدنیاں اُن کی ذاتی زندگی پر کیسے اثر انداز ہوتی ہیں؟ عبارت کے مطابق تین باتیں لکھیے۔

....

....

[3] ....

https://xtremepape.rs/

Part 1 Reading, continued

(vi) مُشترکہ خاندان میں رہتے ہوئے افراد کے آپس میں تعلقات ایک دوسرے پر کیسے اثرانداز ہوتے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

....

....

[3] ....

(vii) پیراگراف نمبر 3 کے مطابق کم آمدنی والے خاندان کے بچوں پر کیا منفی اثرات ہوتے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

....

....

[3] ....

(viii) عبارت میں غیر مُشترکہ خاندانی نظام کے کیا فائدے بیان کیے گئے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

....

....

[3] ....

(ix) آپ کے خیال میں مُصنف کے مطابق کونسا خاندانی نظام بہتر ہے؟ وجوہات دے کر اپنے جواب کی وضاحت کیجیے۔ (چار مارک)

....

....

....

[4] ....

[Total: 25 marks]

https://xtremepape.rs/

Mark scheme

Part 1 Reading: Suggested Answers

[1]	سوال نمبر1۔ بڑے بزرگ یا بڑے بوڑھے یا سب کا مل کر یا اولادوں کا مل جل کر رہنا
[4]	سوال نمبر2۔ فیصلوں کو قبول کرنا / رشتوں کا احترام / اقدار کی پاس داری / خوشی اور غم میں برابر کا شریک ہونا۔
[2]	سوال نمبر3۔ نمود و نمائش / دولت کمانے کی دوڑ
[2]	سوال نمبر4۔ زندگی آرام سے یا سکون سے گزارنا / زمانے کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا
[6]	سوال نمبر5 اور6۔ کم آمدنی والے احساس کمتری کا شکار / زیادہ آمدنی والے احساس برتری کا شکار بھائیوں کے بیوی بچوں میں حسد / تعلقات میں کشیدگی / والدین کے رویے میں تبدیلی / کم آمدنی والے نفسیاتی مسائل میں مبتلا ہو جانا
[3]	سوال نمبر7۔ چوریاں کرنا / جھوٹ بولنا / منشیات کا استعمال کرنا
[3]	سوال نمبر8۔ محبت قائم ہونا / حسد جیسے جذبات پیدا نہ ہونا / آمدنی کے مطابق ہنسی خوشی زندگی بسر کرنا۔
[4]	سوال نمبر9۔ رائے کا ایک نمبر / باقی تین وجوہات کی وضاحت کرنا

[Total: 25 Marks]

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – high

(i) مُصنف کے مطابق مُشترکہ خاندانی نظام سے کیا مُراد ہے؟ (ایک مارک)

ایسا نظام جس میں بزرگ اور ان کی اولادیں مل جل کر رہیں۔ [1]

(ii) مُشترکہ خاندانی نظام کے کیا فائدے ہیں؟ عبارت کے مطابق چار باتیں لکھیے۔

مشترکہ خاندانی نظام کی وجہ سے بزرگوں کی عزت و احترام، رشتوں کا احترام اور اقدار کی پاس داری کی جاتی تھی۔ اور اسی نظام کی وجہ سے ہر کوئی ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں برابر کا شریک ہوا کرتا تھا [4]

(iii) مُصنف کے مطابق موجودہ دور میں مُشترکہ خاندانی نظام میں کیوں کمی ہو رہی ہے؟ دو وجوہات لکھیے۔

نمود و نمائش اور دولت کمانے کی دوڑ میں اضافے کی وجہ سے مشترکہ خاندانی نظام میں کمی ہو رہی ہے [2]

(iv) دولت کمانا ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ عبارت کے مطابق اس کی کیا وجوہات ہیں۔ دو باتیں لکھیے۔

دولت کمانا ہر شخص کا بنیادی حق اس لیے ہے تاکہ وہ اپنی زندگی پُرسکون بنا سکے اور زمانے کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکے۔ [2]

(v) مُشترکہ خاندانی نظام میں افراد کی آمدنیاں اُن کی ذاتی زندگی پر کیسے اثر انداز ہوتی ہیں؟ عبارت کے مطابق تین باتیں لکھیے۔

مشترکہ خاندانی نظام میں افراد کی آمدنیوں میں فرق کی وجہ سے کم آمدنی والے افراد احساسِ کمتری جبکہ زیادہ آمدنی والے احساسِ برتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس سے [3] دلوں میں حسد اور تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوتی ہے اور والدین کے رویے میں بھی تبدیلی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – high, continued

(vi) مُشترکہ خاندان میں رہتے ہوئے افراد کے آپس میں تعلقات ایک دوسرے پر کیسے اثرانداز ہوتے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

ایسے نظام میں رہنے والوں کے تعلقات میں کشیدگی آنا شروع ہوجاتی ہے۔ والدین کے رویے تبدیل ہوجاتے ہیں۔ حسد پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ کمانے والوں کی بہتر زندگی کی وجہ سے دوسرے نفسیاتی مسائل کا شکار ہوجاتے ہیں۔ [3]

(vii) پیراگراف نمبر 3 کے مطابق کم آمدنی والے خاندان کے بچوں پر کیا منفی اثرات ہوتے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

والدین کا رویہ بچوں کے ساتھ بدل جاتا ہے۔ بچے احساسِ کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور دوسروں کے بہتر رہن سہن کو دیکھ کر نفسیاتی مسائل میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ بچے چوریاں کرنے، جھوٹ بولنے اور منشیات استعمال کرنے لگتے ہیں۔ [3]

(viii) عبارت میں غیر مُشترکہ خاندانی نظام کے کیا فائدے بیان کیے گئے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

غیر مشترکہ خاندانی نظام سے خاندانوں میں پیار محبت قائم رہتا ہے، حسد جیسے جذبات پیدا نہیں ہوتے اور وہ اپنی آمدنی کے مطابق ہنسی خوشی زندگی بسر کرتے ہیں۔ [3]

(ix) آپ کے خیال میں مُصنف کے مطابق کونسا خاندانی نظام بہتر ہے؟ وجوہات دے کر اپنے جواب کی وضاحت کیجیے۔ (چار مارک)

میرے خیال میں مصنف کی نظر میں غیر مشترکہ خاندانی نظام بہتر ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دلوں میں محبت قائم رہتی ہے۔ حسد پیدا نہیں ہوتا۔ بچے بری عادتوں میں نہیں پڑتے۔ احساسِ کمتری یا برتری پیدا نہیں ہوتی اور سب ہنسی خوشی رہتے ہیں۔ [4]

[Total: 25 marks]

https://xtremepape.rs/

Examiner comment – high

(i) The candidate has answered this question very well. Full information has been given and this was all written in the candidate's own words.

Mark awarded = **1/1**

(ii) This question has been answered in candidate's own words. All four points have been mentioned, without repetition.

Mark awarded = **4/4**

(iii) This question has been answered very precisely in the candidate's own words. Two pieces of information have been provided to gain full marks.

Mark awarded = **2/2**

(iv) This question was attempted very well. Two details were provided to gain full marks. There was no repetition in the answer.

Mark awarded = **2/2**

(v) This question has been fully answered in the candidate's own words. All three points have been mentioned without repetition.

Mark awarded = **3/3**

(vi) This question was written well and all three points were covered in the candidate's own words.

Mark awarded = **3/3**

(vii) A very good response with full details, written in the candidate's own words. The answer is precise and there is no repetition.

Mark awarded = **3/3**

(viii) The answer is direct, detailed, without repetition and in the candidate's own words.

Mark awarded = **3/3**

(ix) This question requires the candidate to give an opinion. In this case the candidate has written in detail, expressing their opinion clearly.

Mark awarded = **4/4**

Total mark awarded = 25 out of 25

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – middle

(i) مُصنف کے مطابق مُشترکہ خاندانی نظام سے کیا مُراد ہے؟ (ایک مارک)

کہ ایسے کے کہ اپنے ننھے ستاروں والدین اور اپنے بہن بھائی اور اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہتے ہیں
~~کہ وہ ایک دوسرے کے خوشی اور غم میں برابر شریک ہوتے ہیں~~ [1]

(ii) مُشترکہ خاندانی نظام کے کیا فائدے ہیں؟ عبارت کے مطابق چار باتیں لکھیے۔

بھائی اور بہن اپنے والدین اور بیوی بچوں کے
ساتھ ہی ایک گھر میں رہتے ہیں جس کی وجہ
سے پھر وہ اپنے بزرگوں سے تعلیم بھی حاصل کر سکتے
ہیں۔ [4]

(iii) مُصنف کے مطابق موجودہ دور میں مُشترکہ خاندانی نظام میں کیوں کمی ہو رہی ہے؟ دو وجوہات لکھیے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نمود و نمائش اور دولت کمانے کی دوڑ
میں اضافے سے مُشترکہ خاندانی نظام میں کمی ہونے لگی ہے۔ [2]

(iv) دولت کمانا ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ عبارت کے مطابق اس کی کیا وجوہات ہیں۔ دو باتیں لکھیے۔

حق اس لیے ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کو پُرسکون بنا سکیں اور زمانے
کے ساتھ ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکیں۔ [2]

(v) مُشترکہ خاندانی نظام میں افراد کی آمدنیاں اُن کی ذاتی زندگی پر کیسے اثر انداز ہوتی ہیں؟ عبارت کے مطابق تین باتیں لکھیے۔

دولت کے اس فرق کی وجہ سے بھائیوں کے بیوی بچوں میں حسد اور تعلقات میں
کشیدگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ والدین کے رویے میں تبدیلی آنا شروع ہو
جاتی ہے۔ [3]

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – middle, continued

(vi) مُشترکہ خاندان میں رہتے ہوئے افراد کے آپس میں تعلقات ایک دوسرے پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

~~افراد بہت سمجھدار اور محبتی انسان ہوتے ہیں~~ لوگوں کے بیچ لڑائی ہوتی ہے جس کی وجہ سے مشترکہ خاندان محبت سے نہیں رہ پاتے۔

~~یہ جیسے سے ہی پتا ملتا ہے کہ جو لوگ مشترکہ خاندان میں رہتا ہے وہ بہت محبتی سے ملتا ہے~~

[3]

(vii) پیراگراف نمبر 3 کے مطابق کم آمدنی والے خاندان کے بچوں پر کیا منفی اثرات ہوتے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

پیراگراف نمبر 3 کے مطابق آمدنی والے خاندان کے بچوں پر اثرات یہ ہیں کہ وہ ~~ان کے بچے~~ چوری کرتے ہیں ~~نشہ~~ اور جھوٹ بولتے ہیں اور منشیات جیسی ~~نشے کے عادی ہو~~ بُری عادات میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔

[3]

(viii) عبارت میں غیر مُشترکہ خاندانی نظام کے کیا فائدے بیان کیے گئے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

اُن کے بیچ محبت قائم ہی رہے گی اور حسد جیسی جذبات پیدا نہیں ہوں اور سب اپنی امدانی کے مطابق ہی خوشی زندگی بسر کر سکیں۔

[3]

(ix) آپ کے خیال میں مُصنف کے مطابق کونسا خاندانی نظام بہتر ہے؟ وجوہات دے کر اپنے جواب کی وضاحت کیجیے۔ (چار مارک)

مصنف کے مطابق غیر مشترکہ خاندان زیادہ اچھا ہوتا ہے کیونکہ وہ لوگوں کے بیچ محبت اور پیار قائم رکھتا ہے اور لوگ ایک دوسرے سے تنگ نہیں ہوتے لگے جیسی کی وجہ سے لڑائی ہوتی ہے۔

[4]

[Total: 25 marks]

https://xtremepape.rs/

Examiner comment – middle

(i) The candidate has not read the question properly and so their answer does not address the required points. The candidate does not score any marks.

Mark awarded = **0/1**

(ii) The candidate did not read the passage carefully. They have answered the question but have not fulfilled all of the requirements. The candidate has mentioned only one point relevant to the text.

Mark awarded = **1/4**

(iii) Although the answer is lifted entirely from the text, the information the candidate has given is relevant and both points are mentioned.

Mark awarded = **2/2**

(iv) This question was well attempted. Two details are provided and there is no repetition in the answer.

Mark awarded = **2/2**

(v) This question has been answered properly but not in the candidate's own words. All three points have been mentioned so the full three marks are awarded.

Mark awarded = **3/3**

(vi) The candidate does not understand the requirements of the question. Only two of the required three points are mentioned.

Mark awarded = **2/3**

(vii) This is a good attempt with full details provided in the candidate's own words. The answer is precise and there is no repetition.

Mark awarded = **3/3**

(viii) The answer is direct, without repetition and written in the candidate's own words.

Mark awarded = **3/3**

(ix) This question requires the candidate to give an opinion. In this case the candidate has answered very well by providing full details and a clear opinion.

Mark awarded = **4/4**

Total mark awarded = 20 out of 25

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – low

(i) مُصنف کے مطابق مُشترکہ خاندانی نظام سے کیا مُراد ہے؟ (ایک مارک)

مصنف کے مطابق مشترکہ خاندانی نظام وہ ہے جس میں بزرگوں کی عزت کو سامنے دکھ کر خاندان کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ [1]

(ii) مُشترکہ خاندانی نظام کے کیا فائدے ہیں؟ عبارت کے مطابق چار باتیں لکھیے۔

مشترکہ خاندانی نظام میں رشتوں کا احترام کیا جاتا ہے۔ ہر کوئی ایک دوسرے کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتا ہے۔ بزرگوں کی عزت کی اہمیت دی جاتی ہے۔ دولت کمانے والے شخص کو ~~اپنے مرضی~~ بنیادی حق حاصل ہوتے ہیں [4]

(iii) مُصنف کے مطابق موجودہ دور میں مُشترکہ خاندانی نظام میں کیوں کمی ہو رہی ہے؟ دو وجوہات لکھیے۔

گھر والوں میں ایک خاندان اور دوسرے خاندان کی آمدنی میں نمایاں فرق۔ اور ایک دوسرے خاندان میں حسد ہونا مشترکہ خاندانی نظام میں کمی لا رہا ہے [2]

(iv) دولت کمانا ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ عبارت کے مطابق اس کی کیا وجوہات ہیں۔ دو باتیں لکھیے۔

دولت کمانا ہر شخص کا بنیادی حق ہے تاکہ وہ اپنی زندگی پرسکون بنا سکے اور کے ساتھ چل سکے [2]

(v) مُشترکہ خاندانی نظام میں افراد کی آمدنیاں اُن کی ذاتی زندگی پر کیسے اثرانداز ہوتی ہیں؟ عبارت کے مطابق تین باتیں لکھیے۔

عبارت کے مطابق اگر خاندان میں ایک دوسرے کے درمیان نمایاں فرق ہو تو ایک احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے اور دوسرا احساس برتری کا شکار ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے ایک خاندان دوسرے سے حسد کا شکار ہو جاتا ہے کم آمدنی والے نفسیاتی مسائل میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ [3]

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – low, continued

(vi) مُشترکہ خاندان میں رہتے ہوئے افراد کے آپس میں تعلقات ایک دوسرے پر کیسے اثرانداز ہوتے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

مشترکہ خاندان میں جھگڑے کی وجہ سے تعلقات میں کشیدگی آتی ہے۔ غریب خاندان کی امیر سے حسد ہوتا اور ان کا احساس کمتری کا شکار ہو جاتا [3]

(vii) پیراگراف نمبر 3 کے مطابق کم آمدنی والے خاندان کے بچوں پر کیا منفی اثرات ہوتے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

کم آمدنی ~~والے خاندان~~ والے خاندان کے بچے چوریاں کرنے لگتے ہیں، وہ جھوٹ بولنے لگتے ہیں اور منشیات کا استعمال جیسی بری عادات میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان میں حسد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ [3]

(viii) عبارت میں غیر مُشترکہ خاندانی نظام کے کیا فائدے بیان کیے گئے ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔

~~عبادت~~ غیر مشترکہ خاندانوں میں محبت قائم رہتی ہے۔ خاندانوں میں حسد جیسے جذبات پیدا نہیں ہوتے اور سب اپنی آمدنی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں [3]

(ix) آپ کے خیال میں مُصنف کے مطابق کونسا خاندانی نظام بہتر ہے؟ وجوہات دے کر اپنے جواب کی وضاحت کیجیے۔ (چار مارک)

مصنف کے مطابق غیر مشترکہ خاندان زیادہ بہتر ہے

اس میں بچوں کی تربیت بہتر ہوتی ہے

https://xtremepape.rs/

Examiner comment – low

(i) The candidate did not read the question properly. The answer as a result is irrelevant and they score no marks.

Mark awarded = **0/1**

(ii) The candidate has answered this question well, but has missed one main point to score full marks. Three of the points made are relevant but the fourth is not.

Mark awarded = **3/4**

(iii) The answer here does not have any valid points in relation to the question. It looks like the candidate confused the questions as they mentioned points needed for another answer.

Mark awarded = **0/2**

(iv) This question is attempted well. Two details are given without repetition and are written in the candidate's own words.

Mark awarded = **2/2**

(v) The candidate has answered the question well and all three points are covered without repetition.

Mark awarded = **3/3**

(vi) The candidate did not understand the requirements of the question and only two points have been raised.

Mark awarded = **2/3**

(vii) This is a good attempt written precisely, without repetition and in the candidate's own words.

Mark awarded = **3/3**

(viii) This answer is written accurately, without repetition and in the candidate's own words.

Mark awarded = **3/3**

(ix) This question requires the candidate to record an opinion. In this case the candidate has given an opinion, but has not provided any reasons to justify this.

Mark awarded = **2/4**

Total mark awarded = 18 out of 25

https://xtremepape.rs/

Part 2 Writing

Part 2 Writing

سوال نمبر 2 مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر 300–400 الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیے۔

(i) دلیل

ایک صحت مند زندگی کے لیے متوازن خوراک اور ورزش لازم وملزوم ہیں۔ دلائل سے ثابت کیجیے۔

(ii) بحث

کیاعورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا چاہیے یا نہیں؟ بحث کیجیے۔

(iii) تفصیل

آپ کسی ریلوے اسٹیشن پر ریل گاڑی کا انتظار کر رہے جو کسی وجہ سے تاخیر کا شکار ہو گئی ہے۔ وہاں کے منظر کی وضاحت کیجیے۔

(iv) بیان

آپ اپنے والدین کے ساتھ چڑیا گھر میں ہیں اچانک اعلان ہوتا ہے کہ ایک شیر پنجرہ توڑ کر باہر آ گیا ہے۔ کہانی مکمل کیجیے۔

[Total: 25 marks]

حصہ دوم کے سوالوں میں سے کسی ایک سوال کا جواب پرچے کے صفحات نمبر ۶، ۷ اور ۸ پر لکھیں۔

https://xtremepape.rs/

Mark scheme

The levels mark scheme should be applied according to a 'best-fit' approach. Responses will not necessarily contain all the features of one level. First fit the response into a level then adjust upwards or downwards in marks as appropriate.

Part 2 Writing: levels mark scheme

Marks available:

- Task achievement and content – 10 marks
- Structure – 5 marks
- Language – 10 marks

Task achievement and content [maximum 10 marks]

Level 5	9–10 marks	• very detailed response • wholly relevant to task • makes points thoughtfully • shows insight or engagement with the subject matter • style fully appropriate.
Level 4	7–8 marks	• detailed response • mostly relevant to task • makes some clear points • shows some engagement with the subject matter • style generally appropriate.
Level 3	5–6 marks	• competent response • usually relevant to task • may lack detail or clarity in places • a mechanical response to the subject matter • some attempt at appropriate style.
Level 2	3–4 marks	• a limited attempt • limited relevance to task • lacks detail and clarity • an unfocussed response to the subject matter • limited expression.
Level 1	1–2 marks	• a weak attempt • very limited relevance to task • content very limited • very limited expression.
Level 0	0 marks	• no rewardable response.

https://xtremepape.rs/

Mark scheme, continued

Structure [maximum 5 marks]

Level 5	5 marks	confidently argued and structured
Level 4	4 marks	some ability to develop argument; clear structure
Level 3	3 marks	some linked ideas; attempt at structure but not entirely successful
Level 2	2 marks	few linked ideas; little attempt at structure
Level 1	1 mark	ideas presented at random
Level 0	0 marks	no rewardable response

Language [maximum 10 marks]

Level 5	9–10 marks	• confident use of a range of complex sentence structures • uses a wide range of appropriate vocabulary • generally accurate.
Level 4	7–8 marks	• generally sound grasp of complex sentence structures • uses a range of generally appropriate vocabulary • mostly accurate, errors may occur when complex language is attempted.
Level 3	5–6 marks	• tends to be simple and repetitive in use of structures • attempts to use appropriate vocabulary • basics mostly accurate, errors do not impede communication.
Level 2	3–4 marks	• nearly all that is written is simple and repetitive • vocabulary is limited • errors may impede communication.
Level 1	1–2 marks	• very simple and repetitive sentence structures • vocabulary is very limited • many errors that impede communication.
Level 0	0 marks	• no rewardable response.

https://xtremepape.rs/

Question 2 (i) and (ii)

Example candidate response from 2 (i) – high

(i)

قدرِ صحت مریض سے پوچھو

تندرستی ہزار نعمت ہے

صحت و تندرستی سے مراد یہ ہے کہ انسان کے تمام افعالِ جسمانی درست طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوں اور بیماریوں کے خلاف ان کی قوتِ مدافعت مضبوط تر ہو۔ وہ ہر لمحہ چاق و چوبند، تندرست و توانا رہے۔

تندرستی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ عظیم اور انمول نعمت ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ انسان ہزاروں روپے خرچ کر کے بھی اچھی صحت کی ضمانت نہیں لے سکتا۔ یہ ایک ایسی غیر مادی شے ہے کہ مادی اشیاء اس کی قیمت ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ اچھی صحت کیلئے کچھ اصول و ضوابط مقرر ہیں جن پر اگر انسان عمل پیرا رہے تو تندرست رہے گا لیکن جیسے ہی ان کو بھلا دے گا تندرستی بھی اسے فراموش کر دے گی۔

سب سے پہلے اچھی صحت کیلئے ضروری ہے اچھی اور مناسب غذا کا استعمال۔ پیٹ بھر کر کھانا اکثر معدے کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔ اس لیے چاہیے کہ ہمیشہ بھوک رکھ کر کھایا جائے اور پھر جب تک دوبارہ بھوک نہ لگے کھانے کا اہتمام ہرگز نہ کیا جائے۔ اور کھانے کو ہضم کرنے کا

https://xtremepape.rs/

Example candidate response from 2 (i) – high, continued

سب سے اہم ذریعہ ہے محنت اور ہاتھ سے مشقت۔ علاوہ ازیں
غذا میں لحمیات، نشاستہ دار اور چکنائی مناسب مقدار میں
موجود ہونا ضروری ہے کیونکہ اگر مثال کے طور پر
چکنائی کا حد سے زیادہ استعمال کیا جائے تو انسان بلند فشارِ خون
جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے کھانے کے اجزاء
کا مناسب مقدار میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ انگریزی کا ایک
مشہور ضرب المثل ہے کہ اگر ایک سیب روزانہ کھایا جائے تو یہ ہمیں
بیماریوں سے دور رکھتا ہے۔ انگریزی کا یہ ضرب المثل کچھ اس طرح سے ہے:

"One apple a day keeps doctor away".

اس کے ساتھ ساتھ غذا میں پاکیزگی بھی نہایت ضروری ہے
کیونکہ متوازن غذا انسان کے جسم کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی
جب تک وہ پاک صاف نہ ہو۔

متوازن خوراک کی بدولت انسان موٹاپے کا شکار بھی نہیں ہوتا ہے
موٹاپا بہت سی بیماریوں کو جنم دیتا ہے جیسے ذیابیطس، بلند فشارِ
خون وغیرہ وغیرہ۔ ایسی صورتِ حال میں یہ مناسب خوراک کا استعمال
ہی ہے جو انسان کو ان جان لینے والی بیماریوں سے محفوظ رکھتا
ہے۔ اسلام میں دودھ کو صحت قرار دیا گیا ہے۔ اسکی بنیادی
وجہ یہ ہے کہ دودھ ہماری قوت مدافعت

https://xtremepape.rs/

Example candidate response from 2 (i) – high, continued

کو مضبوط کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس میں موجود کیلشیم
بیماری ہڈیوں کو بھی مضبوط کرنے میں نہایت موثر ثابت ہوتا
ہے۔

جس طرح کھائے پیئے بغیر انسان کا زندہ رہنا مشکل ہے
اسی طرح ورزش کے بغیر صحت کا بحال رہنا محال ہے۔ ایک
انگریزی مقولے کے مطابق دماغ بھی اسی کا صحت مند ہوتا ہے
جس کا جسم صحت مند ہو۔

"A sound mind is in a sound Body"

"ایک تندرست دماغ ہی تندرست جسم میں ہوتا ہے۔"

اچھی صحت کیلئے لازم و ملزوم ہے کہ صبح اٹھ کر ہلکی پھلکی
ورزش ضرور کی جائے تاکہ انسان کے قوی مزید قوی ہو جائیں۔
یہ کہا جاتا ہے کہ جس قوم کے میدان آباد ہوتے ہیں
اس قوم کے ہسپتال ویران ہوتے ہیں۔ اگر اس بات پر غور و فکر
کیا جائے تو یہ بات ثابت ہے کہ ورزش بھی اچھی صحت
کے حصول میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ورزش انسان کو بیماریوں
کے دلدل میں پھنسنے سے بچاتی ہے کیونکہ ورزش انسان کے اعزا کو

https://xtremepape.rs/

Example candidate response from 2 (i) – high, continued

کرکٹ میں رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قائداعظم نے بھی اولمپک گیمز کے موقع پر فرمایا تھا:

"اعلیٰ دماغی کیلئے اعلیٰ جسم کا ہونا ضروری یہی وجہ ہے کہ اقوامِ عالم کھیلوں کو اتنی اہمیت دیتی ہے..."

ورزش کی بدولت خون کی گردش صحیح رہتی ہے اور اس کا دل و دماغ صحیح طریقے سے اپنا کام سرانجام دیتا رہتا ہے۔

گویا اس بات سے انکار کرنا بےوقوفی ہوگی کہ صحت مند زندگی کیلئے متوازن غذا اور ورزش کا عمل بہت اہمیت کا حامل ہے۔

Examiner comment – high

This is an excellent example of an argumentative essay. The candidate has used quotations to identify the benefits of both a balanced diet and exercise. The essay is well structured with a clear introduction, middle and end. The candidate used clear language to convey both sides of the argument. They have shown that both a balanced diet and exercise are linked with one another. This is a very good example of how an argument should be organised and developed.

Mark awarded for task achievement and content = 10 out of 10
Mark awarded for structure = 5 out of 5
Mark awarded for language= 10 out of 10

Total mark awarded = 25 out of 25

https://xtremepape.rs/

Example candidate response from 2 (ii) – middle

لتربیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔
اس کے علاوہ ~~مشر~~ کئی مشرقی علاقوں میں
حکومتیں یہ ایک غیر فطری فعل سمجھا جاتا ہے کیونکہ عورت
کی اصلی موجودگی گھریلو معاملات میں سمجھی جاتی ہے، جو کہ کافی حد
تک سچ ہے۔ اس کے باعث عورت کو جنسی طور پر کمزور
جانا جاتا ہے اور وہ اپنے حقوق سے محروم ہو جاتی ہے۔
عورت ~~کی~~ میں جذباتی فطرت ~~کے باعث~~ ٹھہری
روح پھونک دی گئی ہے، جس کے باعث وہ بھی کبھار
احساسِ کمتری، تنگ اور غم کی جلدی شکار بن جاتی ہے۔
یہ صفت عورت کو مرد کے ~~ساتھ~~ ہمراہ کمانے کے خاطے میں
رکاوٹ کا سبب بناتی ہے۔

جہاں عورت کا مرد کے شانہ بشانہ چلنے میں کافی
حق و سچائی بستی ہے، وہیں اس فعل کے حق میں کافی منفی
پہلو موجود ہیں۔ جہاں خالقِ کائنات نے ان دونوں
جنسوں کو جوڑی کی صورت پیدا کیا ہے، وہیں ان دونوں
~~مد~~ میں ایک دوسرے کی فطرت و ضروریات سمجھنے کی قوت کوٹ کوٹ
کر بھری ہے۔

https://xtremepape.rs/

Example candidate response from 2 (ii) – middle, continued

تاریخ سے اکثر مشہور شخصیات
جیسی میں تعمیر پاکستان کے ذمہ دار قائد اعظم شامل ہیں، کی کامیابی
میں عورت کا ہاتھ رہا ہے۔ عورت جذباتی سمجھداری کے باعث
کام میں مصروف مرد کو بولتے کاروباری یا حالی
حالات کے آڑے ہاتھوں آنے سے بچاؤ میں مخصوص کردار ادا
کرتی ہیں، اور حالات کے مطابق رائے دیتی ہیں۔
اس کے علاوہ عورتوں کو جسمانی مشقت سے بے جھجک
پیش کر نہ روکنا مرد کے بس نہیں، بلکہ معاشرے کی ترقی کا بڑا
باعث بن جاتی ہے۔ اس کی مثال ہٹلر کی 1933 کی بنائی
ہوئی پالیسی، جس میں عورتوں کو انڈسٹری میں کام کرنے کی اجازت
نوازی گئی تھی، سے ہوتا ہے۔ اس کے باعث جنسی اختلافات میں
کمی ہوتی ہے اور ملک کی ترقی اور پہچان کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

اگرچہ مرد اور عورت کی شانہ بشانہ کام کرنے کے کافی فوائد
ہیں، مگر منفی پہلو، یا اس بات سے اختلاف بھی موجود ہے۔
عورت کے روزمرہ نوکری کے معمول کے باعث خاندانی
حالات اثر انداز ہوتے ہیں۔ جہاں ایک عورت دولت
خوب پیسہ، خصوصاً مشرق میں، ایک کرتی ہے، وہیں خاندانی
کشیدگی بھی پیدا ہوتی ہے اور بچے ماں سے اخلاقی و ذہنی

https://xtremepape.rs/

Example candidate response from 2 (ii) – middle, continued

~~مضمو~~ بحث

حضرت آدم علیہ اور حوا علیہ کی اللہ کے دربار سے زمین پر اترنے
کے وقت سے لے کر آج انسانیت کے مصروف ترین زمانے تک
مرد اور عورت وقت اکٹھا بسر کرتے آئیں ہیں۔ جہاں مرد کو اُس
کی قوت اور صفات کے مطابق بدلتے زمانے میں حالات
کا کاریگر رکھا گیا ہے، وہاں ہی عورت کو صدیوں سے اُس
کے ساتھ ایک انمول رشتے کی ڈور سے باندھ دیا گیا ہے۔ جہاں
عورت گھریلو حالات سے مرد کو آگاہ کرتی ہے، وہی مرد اکثر و
بیشتر کمانے کی دوڑ میں ناک سے چنے چبوا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن
اگر اسی طرح مرد کی زندگی میں عورت اُس شانہ بشانہ
چلے، تو معاشرے میں حالات کا نقشہ پلٹ سکتا ہے۔

بیرونی ممالک میں، جہاں عورت گھریلو حالات
کی ذمہ داری اُٹھاتی ہے، اُسی طرح کمانے اور کام کا بیڑا بھی اُٹھاتی ہے۔
یہ نہ صرف کام کے بوجھ تلے دبے مرد کو مدد بنتا ہے، بلکہ
اس کا کام ترقی اور بہتری سے بھی مکمل ہوتا ہے۔

https://xtremepape.rs/

Examiner comment – middle

Rather than a debate, this essay simply lists the advantages and disadvantages of men and women working together. The question requires discussion but in this case, the candidate has not developed this aspect of their answer. The candidate has focused solely on discussing the qualities of women and at the end of essay has failed to give any point of view.

To improve, the candidate should have referred more clearly to the topic in their answer and then discussed this in light of their own opinion.

Mark awarded for task achievement and content = 7 out of 10
Mark awarded for structure = 4 out of 5
Mark awarded for language= 7 out of 10

Total mark awarded = 18 out of 25

https://xtremepape.rs/

Example candidate response from 2 (i) – low

دلیل

آج ہم بات کریگے صحت پر کہ ورزش صحت کے لیے کتنی ضروری
ہے۔ ورزش صحت کے لیے بہت ضروری ہے ورزش انسان
کے جسم کو تندرست رکھتی ہے جس سے انسان جلدی نہی
ناہی تھک تا اس کے اور بہت سے فوائد ہیں جیسے کہ
ورزش کو بہت سی بیماریاں کو لگنے سے روکتا ہے بلکہ
جو بیماریاں لگی ہی ہوں ان کو ختم کرتا ہے۔ ورزش
ایک اچھی چیز ہے جو ہر ڈکتور کہتا ہے کرنے کو۔ ہم اب بات
کریگے اس کے اور فوائد کے ورزش انسان کی جسم اور
منہ کی سکن کو فرش رکھتا ہے جس سے سکن خراب
ہونے کر کم اسرات ہوتے ہیں اور ورزش سے جو جون
بیماری اندر ہوتا ہے وہ جار وقت چالتا رہتا ہے
جس سے انسان کو دل کی بیماریاں نہیں لگتی

Examiner comment – low

In this essay the candidate has only written about the advantages of exercise and nothing about the benefits of a balanced diet. In addition to the lack of argument the sentence structure is poor and information is not communicated well. To improve, the candidate should have written a factually supported argument that showed why we need both exercise and a balanced diet.

Mark awarded for task achievement and content = 4 out of 10
Mark awarded for structure = 3 out of 5
Mark awarded for language= 6 out of 10

Total mark awarded = 13 out of 25

https://xtremepape.rs/

Question 2 (iii)

Example candidate response – high

(iii) تفصیل

میں کیسے بھول سکتی ہوں وہ دن، جب میں اپنی امی، ابو اور بھائی کے ساتھ، گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے کے لیے کراچی جانے والی فاسٹ ایکسپریس (FAST EXPRESS) کا انتظار کر رہی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جون کی پانچ تاریخ تھی۔ ہمارے ابو نے تو وقت کے پابند انسان ہیں، ہمیں آدھا گھنٹا پہلے ریلوے اسٹیشن لے جا کر، بٹھا دیا۔ انھیں کیا پتا تھا کہ یہ فاسٹ ایکسپریس بہت ہی سست ہے۔

جب ہم وہاں پہنچے تو بہت ہی برا حال تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ سارا لاہور ہی ریلوے اسٹیشن پہنچ گیا ہو۔ ٹکٹ گھر کے باہر لمبی لمبی قطاروں میں لوگ اپنی باری آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ اور ٹکٹ کاٹنے والے ہماری فاسٹ ایکسپریس کی طرح سستی کا بھرپور مظاہرہ کر رہے تھے۔ یہ تو ان کی بات تھی جو لوگ ٹکٹ خرید رہے تھے اور ان بے چاروں کی کہانی سنیے جو ٹکٹ خرید چکے تھے اور ہمارے طرح اپنی اپنی فاسٹ ایکسپریس کا انتظار کر رہے تھے۔

ریلوے اسٹیشن پر لوگوں کے بیٹھنے کا کوئی انتظام ہی نہیں تھا۔ جو حکومت نے دس بارہ بینچیں لگوا بھی دیں

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – high, continued

تھیں ان پر مسافرین نے اپنا سامان رکھا ہوا تھا اور ان سے
کوئی پوچھنے والا موجود نہیں تھا۔ اگر کوئی اور مسافر آکر
انھیں سامان ہٹانے کا کہہ بھی دیتا تھا تو ایسے سینہ چوڑا
کر کے لڑ پڑتے تھے وہ بینچ ان کی ہی ملکیت ہے۔ ایسے
لوگوں کے لیے ہی تو کسی نے کہا ہے "الٹا چور کوتوال کو
ڈانٹے"۔ جنھیں بینچیں مل گئیں وہ تو خوش قسمت اور جن
کو نہیں ملیں وہ اور کیا کر سکتے تھے، کوئی اپنے سامان
پر ہی بیٹھ گیا تو کسی نے زمین پر چادر بچھا کر
ریل گاڑی کا انتظار کیا اور کچھ نے تو ایسے ہی زمین پر
بیٹھ کر گزارا کیا۔

پاکستان کے ریلوے اسٹیشن کی بات ہو رہی ہو
اور لوڈ شیڈنگ کی بات نہ ہو ایسا ہو سکتا ہے؟
[ایک گھنٹے کے بعد]
کبھی بھی نہیں۔ مجال ہے کہ، آدھے گھنٹے سے زیادہ کوئی
پنکھا چلا ہو۔ لوگ بے چارے گرمی سے مرنے والے
تھے۔ بچے رو رہے تھے اور جو نہیں رو رہے تھے وہ
اپنے والدین کی گوڈ لگوا رہے تھے۔ کوئی اِدھر اُدھر بھاگ
رہا تھا تو کوئی اُدھر اور والدین ان کے پیچھے پیچھے۔
ٹک شاپ پر سب کچھ دستیاب تھا بس وہ دستیاب
نہیں تھا جو گرمی میں سب سے ضروری ہوتا ہے۔ ٹھنڈا!

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – high, continued

پانی۔

جب افس سے پوچھا گیا کہ فاسٹ ایکسپریس فاسٹ
کیوں نہیں آئی۔ تو جواب آیا کہ ریل گاڑی کا ڈیزل
ختم ہو گیا تھا۔ بس ہوا کے فاسٹ فاسٹ ریلوے
اسٹیشن پہنچ جائے گی۔ آخر کار فاسٹ ایکسپریس آٹھ
گھنٹے تانیل کے بعد ریلوے اسٹیشن پہنچ گئی۔
اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ جون کا مہینہ،
لاہور کی گرمی، پاکستان کی لوڈ شیڈنگ اور فاسٹ
ایکسپریس کی سستی۔ حال خراب ہو گیا تھا۔ میری بس
یہ دعا ہے کہ پاکستان کے ~~بیچھے~~ ریلوے اسٹیشن کی
حالت بہتر ہو جائے اور اسٹیشن فاسٹ ایکسپریس جیسی باقی
ریل گاڑیوں کو جلدی آنے کی توفیق عطا ہو آمین!

Examiner comment – high

The candidate has written in an articulate way and to a high standard. The style is creative and there is a good natural flow. The candidate's answer is detailed with excellent examples of explanation and description. Such detailed writing gives the reader a sense of the environment the candidate is writing about. There are a small number of minor spelling mistakes but these do not create any communication problem. The essay is very good example of how this type of question should be organised and developed.

Mark awarded for task achievement and content = 10 out of 10
Mark awarded for structure = 5 out of 5
Mark awarded for language= 10 out of 10

Total mark awarded = 25 out of 25

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – middle

بعد ایک دوکان پر چلا گیا جو پاس ایک پیپسی کی بوتل خریدی
اور بینچ پر بیٹھ کر پینے لگا۔ اب تو ریل گاڑی بہت
لیٹ ہو گئی۔ ~~آخر میں ایک~~ ~~گھنٹہ اگر میں سٹیشن~~
میں نے سوچا کے میں تھوڑی دیر اور انتظار کرتا ہوں۔ بینچ
پر بیٹھ گیا اور اتنی دیر میں ایک ~~خاتون~~ عورت بھی
اسی بینچ پر بیٹھ گئی۔ موبائل کان پر لگا کر زور زور سے
وہ بولنے لگی کیونکہ ادھر بہت شور ہوتا تھا شور میں پاگل کر
نے کی۔ ~~اور~~ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور ریل گاڑی آگئی
اور عورت اٹھ کر اس میں بیٹھ گئی۔ ~~اور~~ مجھے سخت مایوسی
ہوئی کیونکہ دو گھنٹے انتظار میں کرتا رہا لیکن ابھی
تک ریل گاڑی نہیں پہنچی۔ ~~مجھ~~ میں پھر سیدھا سٹیشن
ماسٹر کے پاس گیا اور ان پوچھا کے یہ ریل گاڑی کب آئی
ہے اور وہ مجھے جواب دیتے ہیں کے وہ ریل گاڑی نے کل صبح آنا
تھا۔

319 words
~~353 words~~

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – middle, continued

تفصیل

آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا۔ لیکن وہ ریل گاڑی
نہیں آئی۔ میں اُدھر سٹیشن میں انتظار کر رہا تھا لیکن
وہ ریل گاڑی ابھی تک نہیں آئی۔ ~~شاید تھوڑی دیر~~ رات ہونے
والی تھی اور کچھ لوگ رہ گئے تھے۔ بینچ میں ~~بیٹھے سے~~ بیٹھا
ہوا تھا۔ اِدھر اُدھر لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ بہت سے لوگ
آئے ہوئے تھے لیکن کسی وجہ کر رہے تھے اپنے رشتہ داروں کو چھوڑنے ~~اور کچھ~~
یہ خود ریل گاڑی سے جانے کر رہے۔ میں اُدھر کھڑا ہو گیا
اور اِدھر اُدھر چلنے لگا۔ لوگ اُدھر اپنے دنیا میں مگن
تھے۔ کوئی ریل گاڑی میں چڑھ رہا کوئی اُدھر کی دکانوں میں
چیزیں خرید رہا اور کوئی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بیٹھ
کر باتیں کر رہے۔ ہر پانچ منٹ میں ایک ریل گاڑی جاتی
اور اُس کی جگہ ایک اور آ جاتی لیکن ابھی تک میری ریل
گاڑی نہیں آئی تھی یا لگے دو بجے کا ٹائم تھا۔ اِدھر اُدھر چلنے
سے جب تنگ آ گیا تو بینچ پر بیٹھ گیا اور ~~ٹا~~ ٹائم دیکھا
تو تین بجے تھے۔ ~~لوگ~~ لوگ فوراً اِدھر اُدھر بھاگنے لگے
اور اپنی گاڑی پر بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔ مجھے پندرہ منٹ ~~رہ~~

https://xtremepape.rs/

Examiner comment – middle

The focus of this essay is on description. In this case the candidate has described the scene, but has given slightly too much focus in their writing to their feelings. There are some areas where there is good description; however, more detail would better fulfil the requirements of the question. The spelling is broadly acceptable, but there are cases where the number of mistakes could create a communication problem. To improve the candidate could have mentioned other details of the scene at the train station and been more accurate with their spelling.

Mark awarded for task achievement and content = 7 out of 10
Mark awarded for structure = 4 out of 5
Mark awarded for language= 8 out of 10

Total mark awarded = 19 out of 25

https://xtremepape.rs/

Paper 2 – Texts

Part 1 Unseen passage

Example candidate response – high

حصہ الف

سوال 1۔ اس اقتباس میں مصنف نے دو عورتوں کے درمیان کی گفتگو نہایت
عمدگی سے دیکھائی ہے۔ انھوں نے نکھی، سادہ مگر کھری زبان استعمال
کی ہے۔ ~~محاورہ~~ محاورات کا استعمال اس گفتگو کو اور بھی بالاثر کر
جاتا ہے۔ قاری کو ~~بھ~~ پڑھنے سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ ماما عظمت کی
چٹخاری زبان سے ہر معمولی بات بھی ایک ~~انوکھ~~ انوکھے طریقے سے
نکلتی ہے جس سے ماما عظمت کا کردار بہت دلچسپ معلوم ہوتا
ہے۔ مصنف نے ~~ماما عظمت کو~~ جیسے ماما عظمت کی باتیں تحریر
کی ہیں ان سے قارئین کے دماغ میں ایک چالاک اور پھرتی کی چال
سے چلنے والی عورت کی تصویر بنتی ہے۔ وہ اپنی بات بھی کافی
ڈرامائی انداز سے سنا دیتی ہے اور ~~ہ~~ اگلے کو چونکا کر رکھ دیتی
ہے۔ جبکہ دوسرے ہاتھ پر محمد کامل کی ماں کا کردار اس کے بالکل برعکس
تحریر کیا ہے مصنف نے۔ محمد کامل کی ماں کی سادگی، بے وقوفی اور
اس کا ہمدرد دل مصنف کے لکھے گئے بہترین الفاظ سے سمجھائی دیتا ہے
وہ ~~فوری~~ فوراً ماما عظمت کی بات پر یقین بھی کر لیتی ہے اور پھر حیران
رہ جاتی ہے کیونکہ اس کو اپنی بہو سے یہ توقع نہیں تھی۔ یہاں اس
کے نرم اور ہمدرد دل کا پہلو ابھر کر سامنے آتا ہے کہ اُس کو اپنی بہو کی
کتنی ~~عا~~ عزت تھی اور اس کو کتنے پیار کی نگاہ سے ~~حلی~~ دیکھتی تھی۔
ماما عظمت کا کردار جہاں ~~کا~~ مصنف نے تھوڑا حقیقی اور چالاک دکھایا ہے
وہیں محمد کامل کی ماں کو ایک نرم دل، ہر کسی کو اچھا سمجھنے والی
اور سادی خاتون کا سا دکھایا ہے۔ مصنف نے ایک چھوٹے سے اقتباس
میں ایسی کمالی سے ایک گھر کا پورا نظام، حالاتِ زندگی، اہم کردار
اور ان کی حرکتیں قلم بند کی ہیں۔ یہ مصنف کے ~~انداز و~~ لطف اندوز
کھرا، سادہ، زبان و بیان کی کامیابی ہے۔ انھوں نے چند ہی ~~ال~~
الفاظ میں اپنے کرداروں کی ذہنیت دکھادی ہے۔ ~~جیسے~~ انھوں نے ایک
ایسا زمانہ دکھایا جہاں بیٹوں کی اہمیت اتنی ~~ضروری ہوتی~~ تھی کہ
ان کے گھر میں اپنے نہ رہنے سے پورے خاندان پر فرق پڑتا تھا۔
یہاں بہو کو اس کے نام سے نہیں بلکہ "تمیز دار بہو" کے لقب سے
بلایا جارہا ہے ~~بجتی سے~~ اور آگے جاکر ماما عظمت کہتی "پہلے تو بہو

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – high, continued

گھر کا کام کاج بھی دیکھتی بھالتی تھی" یعنی یہ جو بہو تھی جس
کے متعلق گفتگو ہو رہی ایک ذمہ دار، تمیزدار بہو کی
حیثیت سے گھر میں پہچانی جاتی ہے۔ اسی بہو کے بدلتے رنگ کو
پہلو بنایا ہے مصنف نے اپنی اس تحریری گفتگو میں۔ اس ~~بہو~~
بہو کے بدلتے رنگ ماما عظمت کو تو نظر آ گئے ~~لیکن~~ لیکن محمد کامل
کی ماں کو نہیں۔ یہاں دوبارہ یہی بات سامنے آتی ہے کہ ماما
عظمت کی نظر میں ہر چیز رہتی تھی جبکہ محمد کامل کی ماں بہت سی
باتوں کو نظر انداز کر ~~دیتی~~ دیتی تھی۔ مصنف نے دونوں کرداروں کی
ایک مختصر سی گفتگو میں قارئین ~~کے~~ کے دماغ میں اور آنکھوں
کے سامنے اپنے ماہر ذخیرہ الفاظ، سلیس زبان اور عظیم بیانیہ
بیچ سے تمام کرداروں اور ان کی ذہنیت کی ~~ایسی تصویر~~ کا ایک
ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ قارئین اس سے بہت لطف اٹھاتے ہیں۔
ان کے اس اقتباس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو زبان پر
پورا عبور حاصل تھا۔

Examiner comment – high

The candidate has read the unseen passage very carefully and answered comprehensively. The way the candidate has written this answer is a very good example of a high level response. They have mentioned both characters in detail and discussed the style of the author with confidence. The language used in the answer is excellent and the response is detailed. The candidate has used complex sentence structures and shown a critical understanding of the text.

Total mark awarded = 20 out of 20

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – middle

Part 1 Unseen passage

سوال نمبر ۱

اِس اقتباس میں دو کردار پائے گئے ہیں جو کہ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ماما عظمت جہاں پر بہت ہوشیار اور خبر رکھنے والی معلوم ہوتی ہیں، وہیں دوسری طرف محمد کامل کی ماں اتنی بھولی اور سادگی سے کام لینے والی معلوم ہوتی ہیں کہ اُن کو اپنی ہی بہو کی حرکات کا معلوم نہیں جبکہ ماما عظمت کو ہر چیز کی کان و کان خبر ہے۔ مصنف نے اپنی تحریر میں ہی ایسا لہجہ اپنایا ہے کہ پڑھنے والے کو خود پہچان ہو جاتی ہے کہ کون سا کردار کِس قسم کا ہے۔

ماما عظمت نے اِس مکالمے یا گفتگو میں جتنا بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ~~لیا~~ ہے، اُس سے اِس بات پر یقین ہو جاتا ہے کہ بے شک وہ کافی چرب زبانی کرنے والی آدمی تھی اور اُنہیں ہر چیز کی خبر ہوتی تھی۔ اُن کو نا کہ صرف تمیز دار بہو کی خبر تھی مگر اُن کے والد کی بھی تھی۔ اُنھوں نے محمد کامل کی ماں کو اُس کے لوٹے ہونے کا تنبیہ کیا اور اُن کو احساس دِلایا کہ گھر میں بہو کو رکھنے کی کتنی ضرورت ہے ورنہ سارا گھر کا نظام ہی اُلٹ جائے گا۔ ماما عظمت کے بولنے کا طریقہ ایسا ہے کہ وہ خنجر کم رہے ہوں اور زخموں پر نمک زیادہ چھڑک رہی ہوں۔ اُنھوں نے اِس چھوٹی سی گفتگو میں ہر کسی کا حال بیان کر دیا اور محمد کامل کی ماں کو اپنی بہو کے خلاف سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ آخر معاجرہ کیا ہے۔

دوسری طرف ماما عظمت کے بالکل ہی اُلٹ محمد کامل کی ماں پائی جاتی ہیں جو کہ اتنی سادگی سے رہتی ہیں کہ اُن کو تو اپنے شوہر کے لاہور چلے جانے پر اور گھر اور سے اُن کے خرچ نہ بھیجنے پر بھی مطمئن ہیں اور تو اور اُن کا بیٹا محمد عاقل بھی اُن سے الگ ہو چکا تھا جس سے اُن کی اندر کی ممتا نے اُس کو الگ رہنے دینے کی اجازت کا جذبہ دِیا۔ اُنھوں نے جب ماما عظمت کی باتیں سنیں، تو اُن پر ایک دم سے ہی یقین نہیں کیا بلکہ بار بار ماما عظمت سے سچائی طلب کی۔ محمد کامل کی ماں بہت سادہ معلوم ہوتی ہیں۔ وہ ایک اچھی ساس اور جو جیسے ہو، اُس

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – middle, continued

بھی خوش رہتی ہیں۔

مصنف کا انداز بیان بہت ہی خوب ظاہر ہوتا ہے چونکہ دونوں کرداروں
کے کردار کو لفظوں میں اِس طرح بیان کیا ہے کہ دِماغ میں اُن کا
کردار جیسے ہمارا اپنا کوئی جاننے والا بنتی ہو۔ مصنف کردار نگاری میں
خوب حد تک کامیاب ہوا ہے۔

(الفاظ 362)

Examiner comment – middle

The candidate has read the unseen passage and then demonstrated some knowledge and understanding of the text. The answer shows an attempt by the candidate to organise and develop their answer. However, they have not given equal attention to each character. To improve the candidate should have written about both characters equally. In addition to this they should have given more thought to the writer's style, used complex sentence structures and demonstrated a better use of language.

Total mark awarded = 17 out of 20

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – low

Part 1 — Unseen Passage

اس اقتباس میں مصنف نے ماما عظمت اور محمو کامل کی ماں کہ کردار کے بارے میں بتایا ہے۔ اس اقتباس میں مصنف نے بڑی خوبصورتی سے ہماری معاشرے میں ہونے والے حالات بتان کئے ہیں اور ان کے کردار ہماری زنگی اور اِرد گرد ہونے والے واقعات کی عکاسی کرتا ہے۔

پہلی کردار ماما عظمت کی زبان چرپ ہے جو دوسری کردار یعنی محمد کامل کی ماں اور اس کی ساس کے سات کافی بدتمیزی سے پیش آتی ہے اور محمد کامل کی ماں جو بہت سادا ہیں اس کے سامنے زیادہ کچھ نہیں بول سکتی۔

ماما عظمت نے محمو کامل کی ماں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ تمیز دار بہو اپنی ماں کے ہاں مہمان جائیں گی اور سنا ہے تحصیلدار بھی آنے والے ہیں جو اپنے بیٹوں کو بلا بھیجیں گے بلکہ تمیزدار بہو کا ارادہ ہے باپ کے ساتھ چلی جائیں۔ ہو جائیں گی تو چھوٹے صاحبزادے بھی جائیں گے اور پھر بیوی تمہارا اکیلا دم ہے، مکان میں سفیدی ہوکر کیا ہوں گے۔ بڑی مل کم بخت تو ایسا بے مروت ہوگیا ہے کہ ہر ہر روز تقاضے کو اس کا آدمی دروازے پر کھڑا رہتا ہے اور قرض کیوں کرے گا۔ محمو کامل کی ماں سن کر سرد ہوگئ۔ میاں تو جس دن سے لاہو گئے پھر کر گھر کی شکل نہ دیکھی۔ چھٹے چھمینے برسویں دن جی میں خیال آگیا تو کچھ خرچ بھیج دیا ورنہ کچھ سروکار نہیں۔ محمد عاقل ماں سے الگ ہوچکا تھا اور صرف محمو کامل کا دم گھر میں تھا۔ محمو کامل کی ماں نے پھر پوچھا کہ تمیزدار بہو ضرور جائیں گی جس کے جواب میں ماما بولی بیوی جانے نہ جانے تو خدا جانے، جو سنا تھا وہ کہ دیا۔ محمو قامل کی ماں نے پوچھا کہ کمبخت کس سے سنا؟ کیوں کر معلوم ہوا؟ تو ماما بولی سننے کی جو پو تو کفایت النساء سے میں نے دو روپے

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – low, continued

قرض مانگنے تھے اس نے کہا کہ میں دے تو نہیں سکتی بیمار پڑ جانے والی
ہوں - تب اُس نے اُس سے حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ سب بات
ٹھیک ہوچکی - بس تحصیلدار آئیں ، عمر کی صبح بس لوگ روانہ ہوجائیں گے
اور سنے پر منحصر ہے خدا کو دیکھا نہیں تو عقل سے پہچانا ہے - بیوی نے
کہا تم کو تمیزدار ہونے کے ڈھنگوں سے نہیں سمجھ پڑتا؟ دیکھو پہلے تو بہو
گھر کا کام کاج بھی دیکھتی تھی اور اب تو کوٹھے سے نیچے اُترنا بھی
قسم ہے - خدا پر خدا باپ کے نام چلیے آتے ہیں سوائے جانے کے ایسا
کون سا معاملہ ہے -

مصنف نے ہمارے معاشرے میں گمراہ میں ہونے والی کرداروں کے بارے
میں روشنی ڈالی جو اصل میں بھی ایسا ہوتا ہے - بہت سچائی سے لکھا ہوا
اقتباس حقیقت کے کافی قریب ہے اور آج کل کی چرب زبان والی بہوؤں
کے بارے میں بتایا ہے جن کی نظر میں نہ بڑوں کا احترام ہے اور نہ کوئی
ذمہ داری.

Words. Approximately 350

Examiner comment – low

The candidate has understood and developed a small number of relevant points at the beginning of their answer and one towards the end. The rest of the points are taken directly from the passage. As such, the answer provides evidence of only some understanding of the passage. The candidate has not used any complex sentence structures and their writing lacks examples of good language choice. They have also failed to make any reference to the style of the author. To improve, this candidate needed to describe both characters in equal detail and develop their ideas about the writing style of the author.

Total mark awarded = 10 out of 20

https://xtremepape.rs/

Part 2 Poetry

Example candidate response – high

حصہ ب (شاعری)

سوال نمبر 3   میر تقی میر

میر تقی میر کو اردو شاعری کا بے تاج بادشاہ مانا جاتا ہے۔ میر ابھی
گیارہ برس کے تھے کہ ان کے والد وفات پا گئے۔ میر تقی میر نے ساری زندگی
مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کیا ہے۔ میر بچپن سے ہی شاعر تھے اور ان
کو شروع سے ہی شاعری کا شوق تھا۔ ان کو زندگی نے غموں سے گھیرے رکھا اور
اسی وجہ سے ان کی شاعری میں درد و غم پایا جاتا ہے۔ اسی طرح میر اپنے والد کی
وفات کے بعد دہلی چلے آئے اور وہاں جا کر شاعری کا آغاز کیا۔ ابھی ان کی شاعری کی
شروعات تھی کہ ان کی شاعری مشہور ہو گئی اور یہ اپنے ایک چھوٹے سے شہر میں شاعر
مانے جاتے تھے۔ اسی طرح ان کے کچھ اشعار مندرجہ ذیل ہیں کہ

؎ جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا

اسی طرح چھوٹے علاقے سے مشہور ہوئے اور دور دور تک ان کا نام پھیل گیا۔
میر تقی میر نے فارسی میں بھی شاعری کی مگر ان کی زیادہ تر شاعری اردو میں
مشہور ہے۔ ان کا کلام نہایت ذہین، فطین اور متوازن مزاج ہے۔ میر نے
سادہ زندگی بسر کی اور زیادہ تر اشعار بھی سادہ زبان میں لکھے۔ آپ نے سادہ
اردو زبان اس لیے لکھی کیونکہ آپ ہندوستان میں پیدا ہوئے اور وہاں زیادہ تر اردو
بولی جاتی تھی۔ اسی طرح میر نے سادہ اردو میں بھی اشعار تحریر کیے:

؎ "آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

؎ لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہِ شیشہ گری کا"

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – high, continued

نہیں ہوتا کہ کوئی دوسرا غریب کوئی اچھی چیز رکھے۔ اسی طرح یہ افسانہ
پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ امیر اور غریب میں کیا فرق ہے اور بہت حد تک
حقیقی زندگی کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ اس یہ ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کس طرح
امیر لوگ غریب کو اونچا ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ اور امیر چاہتے ہیں کہ کوئی
بھی ان کی طرح ایک علاقے میں امیر نہ ہو۔ اور اس بارے میں بہترین مثال ہمیں
اس افسانے سے ملتی ہے

الفاظ ۳۵۰

Examiner comment – high

This is a comprehensive answer on the poet Mir Taqee Mir which shows detailed understanding. The whole answer is relevant to the exam question and the candidate has been able to discuss the poet's use of similes and metaphors, language choice and feelings. The answer shows very good research and an in-depth knowledge of the poet's work. The answer meets the criteria for 'clear understanding of the text and some of its deeper implications'. It is a well-developed and detailed response with correct references to the work of the poet.

Total mark awarded = 15 out of 15

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – middle

حصہ ب (شاعری)

س 3) میر تقی میر کا تحریر بیان انتہائی سادہ ہے۔ وہ اپنی بات
کو روانی کے ساتھ شعر میں بیان کر دیتے ہیں۔ وہ مشکل تشبیہات
و استعارات کا استعمال نہیں کرتے بلکہ اپنے جذبات کو نہایت
آسان الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔ اُن کی غزلوں میں اُن کی
بات آسانی سے اُبھر کر سامنے آجاتی ہے۔ اُن کے غزلوں کی
اہم خصوصیات اُن کی بے جا خیال شاعری ہے انہوں نے کبھی
بھی مبالغے سے کام نہ لیا اور اُن کو بجا بناوٹ سے نفرت ہے
اُن کی شاعری کی سادگی اور خلوص نے ہی اُن کو اتنا علم
درجہ عطا کیا۔ اسی سادگی اور خلوص کی وجہ سے اُن کی
غزل دل پر اثر آتی ہے۔ اُن کا انداز بیان انتہائی سادہ
اور پُرجوش ہے۔ ~~اُن کی~~ وہ اپنی سادہ الفاظ میں گہری بات
کر جاتے ہیں جس میں گہرہ فلسفہ موجود ہوتا ہے۔
وہ انتہائی آسان لفظوں میں اپنے دل کی بات کہہ دیتے
ہیں۔ اُن کی غزلوں میں سلاست بھی ہے اور روانی بھی۔ اُن
کی غزلوں میں استعارات کا استعمال نہیں واضح ہوتا۔ وہ
بڑے ہی دل چھو لینے والے انداز میں اپنی بات کو بیان کر دیتے
ہیں اور یہ اُن کی شاعری کی اہم خصوصیات ہے۔ اُن کی
غزلوں میں سلاست بھی ہے اور روانی بھی۔ اُن کی غزلوں
میں تشبیہات کا نظرنامہ بھی سامنے نہیں آتا۔ اُن کا اندازہ
بیان پُر لطف ہے اور وہ آسان زبان کا استعمال کرتے ہیں
اُن کا کلام آسان لفظوں کے گرد پیش میں لپٹا ہوا ہے۔ اُن
کا آسان لفظوں کے استعمال کرنے نے اُن کو معاشرے میں بہت
عزت عطا کیا۔ وہ گہری سے گہری بات کو بھی آسان لفظوں
میں بیان کر دیتے ہیں۔ اور اس کا مطلب بھی دل میں اتر کر
اثر جاتا ہے۔ میر تقی میر کے ایسی خصوصیات نے اُن کو دنیا میں
بہت شہرت اور عزت عطا کی۔

https://xtremepape.rs/

Examiner comment – middle

This is a good and well-structured response to the question. There are clear attempts on the candidate's behalf to show their knowledge of Mir Taqee Mir's poetry. Although the response is very simple and short it does show a level of understanding. There is a repetition of ideas in the answer, for example where candidate has discussed the simplicity of Mir Taqee Mir's poetry repeatedly. This means the response comes under the category of 'basic communication and basic understanding of work of the poet'. The candidate could have improved by giving examples of how the poet used similes and metaphors and the influence of his style and use of language.

Total mark awarded = 12 out of 15

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – low

(حصہ ب)

سوال 3

میر تقی میر کا اندازِ بیان نہایت سادہ ہے۔ انکی غزلیں پڑھنے
میں آسان معلوم ہوتی ہیں۔ وہ مشکل الفاظ کا استعمال
نہیں کرتے اور انکی غزلوں میں برجستگی اور روانی پائی جاتی
ہے۔ خوبصورت اور بامعنی نظمیں لکھنے کی ملکہ جو میر کو حاصل
ہے وہ شاید ہی کسی کو نصیب ہوگا۔ شاعر کی حیثیت سے میر کو
بلند مقام حاصل ہے۔

Examiner comment – low

This response lacks clarity and structure. It seems that the candidate has no knowledge of Mir Taqee Mir's poetry. The response is very simple and short with no reference to the work of the poet. The response comes under the category of 'very basic communication and basic understanding of the text'. The candidate could have improved by being able to write in more detail about Mir Taqee Mir's work by giving examples. In addition to being able to discuss the general nature of the work of the poet, they need to be able to demonstrate how similes, metaphors, style and language are used.

Total mark awarded = 6 out of 15

https://xtremepape.rs/

Part 3 Prose

Example candidate response – high

حصہ ج (نثر)

سوال نمبر 4 احمد ندیم قاسمی نے اپنے افسانے "جوتا" میں امیر غریب کے فرق کو اجاگر کیا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ افسانہ کس حد تک حقیقی زندگی کی عکاسی کرتا ہے؟ افسانے کے حوالے سے جواب تحریر کریں۔

احمد ندیم قاسمی نے افسانہ جوتا لکھا جس میں انہوں نے بڑے اچھے انداز میں غریب اور امیر میں فرق پر نظر دوڑائی ہے۔ کرموں جو کہ ایک میراثی تھا برسوں سے قوال پارٹی میں تال بجا بجا کر اس نے بچوں کا پیٹ پالا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد کرموں کی آواز میں سُر پیدا ہو گئی اور اس نے اپنی ایک قوال پارٹی بنا لی۔ اور اسی طرح تھوڑا زیادہ کمانے لگا۔

کرموں کا گھر ایک گاؤں میں تھا اور وہاں تعلیم کے لیے کوئی اچھا ادارہ نہیں تھا تو کرموں نے اپنے بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے گاؤں سے باہر شہر بھیج دیا۔ اسی گاؤں میں ایک چوہدری صاحب تھے جو کہ بہت امیر تھے۔ انہوں نے جب یہ سُنا کہ کرموں نے بچوں کو شہر تعلیم کے لیے بھیجا ہے تو چوہدری نے کرموں کو بلایا اور برا بھلا کہا اور اپنے منشی سے کرموں کو باسٹھ جوتے پڑوائے۔ کرموں بھی اپنی ضد پر قائم رہا اور اقبال قائم کہہ کہہ کر جوتے کھائے اور واپس آ گیا۔

گاؤں کے سب لوگ بہت حیران تھے کہ کرموں اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دے رہا ہے۔ اس طرح وقت گزرتا گیا اور جب کرموں کے بچے بڑے ہوئے تو کرموں کے دن پھر گئے اور ایک دن اس کے ایک بیٹے نے کرموں کو کمبل بھیجا اور بھی بہت ساری اشیاء بھیجیں۔ کرموں نے کمبل کو اوڑھا اور گاؤں میں پھرنے لگا اور اپنے بچوں کے پیسوں سے ایک بیٹھک بھی بنوا لی۔ جب چوہدری صاحب کو یہ پتہ چلا تو ان سے رہا نہ گیا اور انہوں نے کرموں کو اس کے کمبل کے ساتھ اپنی طرف بلوایا اور کرموں سے بہت ڈر کر بات کی کیونکہ اس کے بچے بہت اچھی ملازمت کر رہے تھے۔ چوہدری نے کرموں سے کمبل کا پوچھا تو اس نے کہا بیٹوں نے بھجوائے ہیں اور چوہدری نے کرموں سے کمبل منہ مانگی قیمت میں خرید لیا۔

اور جب کرموں گیا تو چوہدری نے پاس بیٹھے لوگوں سے کہا کہ اس سے برداشت

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – high, continued

نہیں ہوتا کہ کوئی دوسرا غریب کوئی اچھی چیز رکھے۔ اسی طرح یہ افسانہ
پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ امیر اور غریب میں کیا فرق ہے اور بہت حد تک
حقیقی زندگی کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ اس یہ ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ کس طرح
امیر لوگ غریب کو اونچا ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ اور امیر چاہتے ہیں کہ کوئی
بھی ان کی طرح ایک علاقے میں امیر نہ ہو۔ اور اس بارے میں بہترین مثال ہمیں
اس افسانے سے ملتی ہے

الفاظ ۳۵۰

Examiner comment – high

This is an excellent answer that is illustrated with good detail. It shows that the candidate has read the text thoroughly and understood the work of the author. The candidate has identified that, according to the text, the identity of a person formed because of their education or personality but rather their dress and caste. They have also clearly demonstrated ‘might is right’ by explaining that whoever has money and authority dominates. The candidate has very clearly shown the differences between rich and poor. The answer falls under the category of ‘a well-developed and detailed response’.

Total mark awarded = 15 out of 15

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – middle

حصہ (ج)
(سوال نمبر 4)
جواب:

احمد ندیم قاسمی صاحب نے اپنے افسانہ "جوتا" میں امیر غریب کے فرق کو بڑے آل تریقہ سے اجاگر و قلم بند کیا ہے۔

اب مثال کے طور پر ایک انسان کے پاس زیادہ دولت و شہرت ہے اور ایک انسان بہت غریب غریب ہے۔ امیر انسان کی زندگی، غریب انسان کی زندگی سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ ضرورت کی نا ہیں وہ مشکلات دیکھنی پڑتی ہیں جو ایک عام آدمی کی زندگی میں ہوتی ہیں اور نا ہی کسی چیز کی فقر ہوتی ہے۔ ایک امیر انسان کبھی بھی وہ مشکلات و پریشانیاں دیکھتا ہے جو ایک غریب آدمی دیکھتا ہے۔ امیر لوگ، اپنی ساری زندگی، پیسے کے روب اور دبدبے پر جیتا ہے۔ انسان دولت کے نشے میں ایسا ڈوبتا ہے، جیسے اس نے کبھی اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہی نہیں ہے۔ نا تو اسکو انسان جان سے کوئی غرز رہتا ہے اور نا ہی کوئی موت کا ڈر۔

ایک غریب انسان کی زندگی کا دوسرا نام، مشکلات و پریشانیاں ہے۔ پیسا کمانا تو دور کی بات، بچارہ غریب آدمی کو تو صرف اپنی زندگی گزارنا محال ہو جاتا ہے۔ اپنے اور اپنے بچوں کی زندگی بہتر کرنے کرتے، ایک غریب آدمی کی زندگی ہی ختم ہوں جاتی ہے۔ اچھی زندگی

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – middle, continued

بسر کرنا ہر شخص کا بنیادی حق ہے لیکن
ہمارے ملک میں، اس حق سے ہمیشہ
غریب آدمی ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔
احمد ندیم قاسمی صاحب کا افسانہ
بالکل حقیقی زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔ اصل زندگی
میں بھی، ایسا ہی ہوتا ہے کہ امیر آدمی اپنی زندگی
اچھی بسر کرتا ہے، جبکہ غریب آدمی کی زندگی
مشکلات سے بھرپور ہوتی ہے۔ 259

(Total words : 259) (کُل الفاظ: 259)

Examiner comment – middle

This is a good response to the question and the candidate has tried to show their knowledge of author’s work. The response is very simple and short but shows understanding by giving examples of how the life of the rich is different to that of the poor. There is repetition of ideas in the answer as the candidate has discusses the differences they have identified many times. There are spelling mistakes, but this is not a language paper, and the misspelling has not created a communication problem. The response comes under the category of ‘basic communication and basic understanding of work’. The candidate could have improved their mark by giving examples from the text.

Total mark awarded = 12 out of 15

https://xtremepape.rs/

Example candidate response – low

حصہ ج (نثر)

احمد ندیم قاسمی نے اپنے افسانے "جوتے" میں امیر غریب کے فرق کو حقیقی زندگی کی عکاسی ہے اس کہانی دو لوگوں کے اوپر لکھی گئی ہے کرمو اور چودھری۔ کرمو تو الجھ پارٹیوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اور اسی طرح پیسے کماتا تھا۔ وہ پیسے کا کر اپنے بچوں کو پڑھانا چاہتا تھا اور پیسے جمع کر کے اپنے بچوں کو پڑھایا اور ان سب کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اچھی نوکریاں لگ گئی۔ چودھری کرمو سے چڑ چڑتی ہے کہ کرمو اپنے بچوں کو کیوں پڑھا رہا ہے۔ چھوٹے ارسے بھی کرموں کے بچے اسے کمبل بھیجتے ہیں۔ چودھری کو غصہ چڑھتا ہے کہ اتنے غریب انسان کو چادر کیوں ملی ہوئی ہے اور وہ اسے خرید کر دھو کر رکھ دیتا ہے اور استعمال نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے پاس ایسی ہزاروں ہوتی ہیں اور وہ غریبوں اور امیروں میں فرق جانتا ہے۔ وہ غریبوں کو جوتا جیسا سمجھ کر کہتا ہے کہ جوتا جیسا بھی ہو جوتا ہی ہوتا ہے یانی غریب جیسا بھی ہو آخر غریب ہوتا ہے۔

Examiner comment – low

This is not a well-considered or well-structured response to this question. It seems that the candidate has no knowledge of Ahmed Nadeem Qasmi's essay *Jota*. The response is too simple and short and lacks any proper reference to the essay which means it comes under the category of 'very basic communication and basic understanding of the text'. The candidate could have scored more marks by giving examples from the essay to help provide a detailed explanation of both main characters Karmoo and Choudhuri.

Total mark awarded = 11 out of 15

https://xtremepape.rs/

Cambridge Assessment International Education
The Triangle Building, Shaftesbury Road, Cambridge, CB2 8EA, United Kingdom
t: +44 1223 553554
e: info@cambridgeinternational.org www.cambridgeinternational.org

https://xtremepape.rs/